

(ڈر کر) کیا فیصلہ راشدہ؟

باپ: آپ بتائیں یہاں کا خرچ کون دے گا؟ آپ کو عاصم سے امید ہے کہ وہ خرچ چلانے گا یہاں کا؟ (جاتے ہوئے) اب کچھ وقت تو وہ چلا دیں گے، لیکن ہمیشہ تو نہیں نہاں۔ آپ لوگوں کو خود سوچنا چاہیے۔

باپ: (آہتہ) وہ آجائے گی تو سب خرچ اٹھائے گی..... تو کیا سمجھتی ہے راشدہ کیا وہ ہمیشہ کیلئے مجھ سے ناراض رہ سکتی ہے؟ بے وقوف ٹھیک ہے اب میں اس کا سر نہیں ہوں، استاد ہوں..... لیکن سر کی اتحاد باتانے والا تو باپ سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔ (وقہ) چل گئی..... (ہنس کر) کیوں ستارہ، سن رہی ہے بیٹے؟ میں تو اندا ہوں، تجھے تلاش کرنے کہاں نکلوں لیکن میرے سر تجھے ڈھونڈ لیں گے۔ (تاں پورہ اٹھا کر بجا تاہے، پھر کہتا ہے) یہ راگ بنیادی چھ راؤں میں سے ایک ہے۔ الاپ کرتے وقت اس میں گندھار دھیوت اور نکھار پر اندولن کرنا چاہیے..... مدھم پر قیام کرنا بیٹے کیونکہ یہ وادی سر ہے اور جنڈہ لگا کر تمام سرا ادا کرنا لے، محبت کے ساتھ میرے پیچھے پیچھے کہہ ستارہ..... سا گاما دھانی سا..... سانی دھاما گاسا۔

کٹ

کن 9 ان ڈور رات

(بیندروم۔ ستارہ اور سکندر سور ہے ہیں۔ مالکونس کی سر گم اس پر پسراپوز ہوتی ہے۔ ستارہ کی آنکھ یکدم مکھتی ہے۔ وہ اٹھ کر بے قرار سی کھڑکی تک جاتی ہے۔ پھر وہ چل کر باہر آتی ہے۔ Living room سے اپنا تاں پورہ اٹھاتی ہے اور باہر نہرس پر آگر فرش پر بیٹھتی ہے۔ یہاں وہ یکدم آنکھیں بند کر کے جیسے Trance میں راگ اٹھاتی ہے۔ استاد فنٹلی اور ستارہ مل کر راگ مالکونس گاتے ہیں۔ اس میں باپ کا چہرہ کبھی کبھی ستارہ کے

چہرے پر اور یہ پوتا ہے۔ کبھی کٹ کر کے ستارہ کا چہرہ دکھاتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد سکندر ڈسٹرپ ہونے لگتا ہے۔ پھر کروٹیں لیتا ہے۔ انھوں نے بیٹھا ہے۔ باہر نیرس پر آتا ہے۔ اس وقت ستارہ بڑے جوش سے الاپ کر رہی ہے۔ سکندر کڑک کر کھاتا ہے۔)

سکندر: ستارہ! یہ کیا ہو رہا ہے؟ (ستارہ یکدم ہاتھ سے روکتی ہے، جیسے گھری تپیا سے جائی ہو.....)

ستارہ: جی!

سکندر: یہ آپ آدھی رات کو کیا کر رہی ہیں؟

ستارہ: (شرمندہ ہو کر) وہ سکندر میں..... وہ پتہ نہیں.....

سکندر: وہ آئی پی لوگوں کا علاقہ ہے، آدھی رات کو نیرس پر یوں اودھم مچانا۔ ایک تو آپ Eccentric بہت ہیں خدا قسم!

ستارہ: (سر جھکا کر) Eccentric نہیں سکندر، پاگل کہو..... دیوانی پاگل.....

سکندر: خیراب آپ مجھے Guilty نہ کریں۔ یہ آرام کا وقت ہے اور بالغرض آپ کو پریکشہ ہی کرنا ہو تو آپ اندر کر سکتی ہیں۔

ستارہ: پتہ نہیں سکندر..... میں تمہیں سچ بتاتی ہوں مجھے معلوم نہیں کہ..... میں باہر کیوں آئی..... اور گانے کیوں لگی۔ کوئی طاقت تھی، جیسے مجھے کسی نے پکارا تھا۔

سکندر: ایک تو خدا کے لئے آپ ایسی سپر نیچرل باتیں کرنا چھوڑ دیں پلیز۔ ہر وقت ہوا میں، پھولوں میں، پتوں میں کچھ نہیں ہوتا۔

ستارہ: (سکندر کے ہاتھ پکڑ کر) ضرور سکندر، ضرور..... جو کچھ تم کہو گے، چھوڑ دوں گا۔ جو کچھ بھی تمہارے اور میرے درمیان حائل ہو گا، سب کو اٹھا کر باہر پھیک دوں گا۔ صرف..... صرف تم..... میرے اور اپنے درمیان آکرنے کھڑے ہو جانا۔ تمہیں میں کیسے پرے کر سکوں گی!

(سکندر اس کے کندھے کے گرد بدلی سے بازو حائل کرتا ہے، بلی جہائی لیتا ہے اور دونوں اندر جاتے ہیں۔ کیمرہ تماں پورے پر جاتا ہے۔ اس میں سے مالکوں کے الاپ کی آواز

(آتی ہے۔)

کٹ

میں 10 آؤٹ ڈور دن

(ایک خوبصورت سا فلی سیٹ لگا ہوا ہے۔ اس پر عاشی ماڈرن لڑکی کے روپ میں سگریٹ ہاتھ میں لئے کھڑی ہے۔ کیرہ میں اور باقی عملہ گھوم پھر رہا ہے۔ ایک طرف سکندر کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا باتمیں کر رہا ہے۔ عاشی سیٹ پر سے اتر کر آتی ہے اور سکندر سے ماچھ مانگتی ہے۔ سکندر لا سٹر جلاتا ہے۔ عاشی جبکہ کر سگریٹ سلاکاتی ہے، مکریہ کہتی ہے اور واپس جاتی ہے۔ سکندر اس کی طرف دیکھتا ہے۔ عاشی سگریٹ پیتی سیٹ پر پہنچی ہے۔
ڈائریکٹر کی آواز آتی ہے۔)

ڈائریکٹر: کوئک..... کوئک!

سڑاٹ ساؤنڈ..... (کلیپ بوائے سامنے آتا ہے) ٹیک ون میڈم عاشی جی، سگریٹ پلینر.....

(عاشی سگریٹ بھجا تی ہے اور مکرا کر سکندر کی طرف دیکھتی ہے۔ سکندر کچھ جیر ان سا ہو کر نظریں جھکاتا ہے۔)

کٹ

میں 11 ان ڈور رات

(ستارہ پنگ پر لیٹی ہوئی ہے۔ سکندر ڈرینگ نیبل کے سامنے بیٹھا ہے۔ پہلے وہ کوت اتارتا ہے، پھر نائی کھولاتا ہے اور جوتے جراہیں اتارتا ہے۔ اس کے بعد کریم کی شیشی سے کریم نکاتا ہے۔ ہاتھوں پر ملتا ہے۔ دو ایک بار آئینے میں اپنی شکل دیکھتا ہے۔ ستارہ کے

ہاتھ میں ایک رسالہ ہے۔ وہ پہلے تصویریں دیکھتی ہوئی باتیں کرتی ہے، پھر رفتار فتنے سے
غصہ چڑھتا جاتا ہے اور آخر میں وہ بالکل ندھال ہو جاتی ہے۔)

ستارہ: سکندر تم خدا کے لئے میری نیت پر تو شبہ نہ کرو۔

سکندر: مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے میں سکندر ہی نہیں رہا..... کوئی چیز اسی سا، کوئی چھوٹا سا
سکول سے بھاگا ہوا لڑکا ہوں میں شاید.....

ستارہ: کمال ہے!

سکندر: یہ سارا آپ کا کمال ہے۔

ستارہ: کبھی باتیں کر رہے ہو آج تم!

سکندر: آپ مجھے کوئی فیصلے تو کرنے دیں اپنی مرضی سے۔ ریکارڈنگ نامم آپ مقرر کرنی
ہیں..... یہ آپ طے کرتی ہیں کہ میں کس کی فلم میں گاؤں، کس کی فلم میں نہ
گاؤں..... ریہر سلیں آپ کی مرضی کے بغیر طے نہیں ہو سکتیں..... میں ہر
گانے کا کتنا ایڈ والنس لوں گا، کس وقت لوں گا یہ سب آپ کی Headache
ہے۔ میرا کام تو صرف اتنا ہے کہ مائیکروfon کے ساتھ وقت پر اپنا گلا حاضر
کر دیا۔

ستارہ: سکندر! میں انڈسٹری میں بہت دھکے کھا چکی ہوں۔ میں ان گھاگ لوگوں کو ان
لیوروں کو، ان سب بگلا بھگتوں کو پرانا جانتی ہوں۔ میں تمہیں تلخ تجربوں سے بچانا
چاہتی ہوں، صرف اتنی کی بات ہے۔

سکندر: آپ مہربانی سے یہ وہم اپنے ذہن سے بکال دیں کہ آپ مجھے تلخ تجربوں سے بچا
رہی ہیں..... آپ صرف مجھے Manage کرنا چاہتی ہیں۔ آپ یہ ظاہر کرنا
چاہتی ہیں کہ دیکھو، یہ میرا پروردہ ہے..... اسے میں نے انڈسٹری میں
Introduce کر لیا ہے..... یہ ایک قدم میرے بغیر نہیں اٹھا سکتا۔

ستارہ: (بڑے دھکے سے) یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو سکندر؟

سکندر: جب میں آپ کے ساتھ ریکارڈنگ کے لئے جاتا ہوں تو خدا قسم مجھے کئی بار اپنے
آپ سے نفرت ہو جاتی ہے۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں آپ کے پرول پر اپنے

کی کوشش کر رہا ہوں۔ کوئی غیرت مند مرد اپنی بیوی کی قوت پر بھروسہ نہیں
کر سکتا..... نہیں کر سکتا۔

سکندر! اب منزل دور نہیں۔ تمہارا مقام تواب تم سے دوچار قدم پر ہے۔ اب دیر
نہیں ہے، پھر تم اپنے پروں پر اڑنے لگو گے۔ پھر..... مجاہنے کیا ہو گا!
سکندر: کبھی کبھی میرا جی چاہتا ہے کہ کاش میں اس پر و نیشن میں نہ آیا ہوتا..... مجھے
اتنی شہرت نہ ملی ہوتی..... میں ایک معمولی وکیل ہوتا، دیوانی مقدمے
لڑنے والا۔

سکندر: کیوں سکندر؟ کیوں؟
سکندر: میں..... حسان تلے دبنا نہیں چاہتا..... اور، اور..... میری زندگی کا ہر لمحہ آپ کا
اسان مند ہے۔

(ستارہ پنگ پر سے اٹھتی ہے اور سکندر کے پاس جا کر اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں ڈالتی ہے۔)
ستارہ: بات کیا ہے سکندر؟ خدا کے لئے چج کچ کہو۔

سکندر: مجھے لگتا ہے جیسے ساری انسانی مجھے آپ کی وجہ سے قبول کرتی ہے۔
ستارہ: ایسا نہیں ہے سکندر!

سکندر: میرا جو گانہ ہٹ ہوتا ہے، آپ کی وجہ سے ہوتا ہے۔
ستارہ: مجھ پر اعتبار کرو، ایسا نہیں ہے۔ تم اپنے Right میں اپنی جگہ جائز طور پر بہت بڑے
گلوکار ہو.....

سکندر: آپ کے گانے کے سامنے میرا دیا نہیں جلتا..... میں چور آنکھوں سے دیکھتا رہتا
ہوں لوگ کس کو زیادہ داد دیتے ہیں!

ستارہ: تمہارا مقیب تو تمہارے گھر میں ہی نکلا سکندر!
سکندر: میں دیکھنا چاہتا ہوں..... کہ..... کہ اگر..... آپ کی مدد نہ ہو..... آپ ساتھ نہ
ہوں تو میں کہاں تک جا سکتا ہوں!

ستارہ: اب تو کوئی وجہ نہیں ہے سکندر کہ تمہیں میرے سہارے کی ضرورت ہو۔ تم کو
دو ایوارڈ مل چکے ہی..... تمہارے کئی ISO 9001 گانے ہٹ ہو گئے ہیں۔ اب ایسے

احساس کمتری کی کیا ضرورت ہے سکندر؟

سکندر: بس ہے ناں مجھے..... رہتا ہے ناں مجھے احساس کمتری پر میں دروازہ بند رہ نہیں کر سکتا ان اپنی مرضی سے اس کمتری کے احساس پر۔

(سکندر اٹھ کر با تھر دم تک جاتا ہے۔ وہاں دروازہ کھول کر لمحہ بھر کو رکتا ہے اور کہتا ہے:)

سکندر: کئی آرٹسٹ مجھ سے بہتر گاتے ہیں، میں جانتا ہوں۔ ان کے ساتھ میری Competition ہوتی ہے۔ میں انہیں برآ کہتا ہوں، ان کی جڑیں کافیں کافیں ہوں..... لیکن اپنی بیوی سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا، اس کی جڑیں کون کاٹ سکتا ہے..... بیوی تو بس احساس کمتری ہی بخش سکتی ہے ناں۔

(ستارہ چپ چاپ آکر پنگ میں لیٹ جاتی ہے۔ اس کی آنکھوں سے آہستہ آہستہ آنسو گرنے لگتے ہیں۔)

کٹ

سین 12 ان ڈور دن

(ستارہ بادر پی خانہ میں بڑے انہاک سے کھانے پکھانے میں مشغول ہے۔ پاس ہی ریڈیو پڑا ہے جس پر سکندر کی آواز میں گیت نشر ہو رہا ہے۔ وہ ریڈیو کی آواز اوپنی کرتی ہے، پھر مسکراتی ہے اور ہاتھ کے اشارے سے نام Beat کرتی ہے۔ آخر میں دیگھی میں کفگیر ہلاتی ہے۔)

کٹ

سین 13 ان ڈور دن

(چھلے گانے کا تسلسل ستارہ منک کے سامنے کھڑی کپڑے دھو رہی ہے۔ کوڈ پر ریڈیو پڑا ہے۔ چھلا گانگ رہا ہے اور وہ انہاک سے سنتی ہے۔ پھر نالکہ کھول کر کپڑے دھونے لگتی ہے۔)

کٹ

سین 14 ان ڈور دن

(خبر پر بڑی سرفی: ”بیک گراوٹنگ سٹارہ ریٹائر ہو گئیں۔ فلمی دنیا کا ناجائز نقصان۔“
کیرہ صفحے کے نیچے جاتا ہے جس پر لکھا ہے: ”سٹارہ کی فلمی گانے سے علیحدہ ہونے کی مکمل
کہانی اندر پڑھئے، صفحہ 42 پر“)

کٹ

سین 15 ان ڈور دن

(سٹارہ صوفے پر بیٹھی ہے۔ اس کے پاس انٹرویو یعنی والا ایک اخباری نمائندہ بیٹھا ہے۔
ایک فوٹوگرافر سٹارہ کی تصویر لیتا ہے۔ پھر دوسرا پوز، اس کے بعد تیسرا۔ اس وقت سٹارہ
کے ہاتھ میں بندگ ہے اور وہ چادر اوڑھے ہوئے گھر بیو انداز میں مطمئن بیٹھی ہے۔ اس
کے چہرے پر کوئی بکھری ہوئی کیفیت نہیں ہے۔)
نمائندہ: (فوٹوگرافر سے) اصغر صاحب! آپ چلیں جی، میں میڈم کا انٹرویو لے کر دفتر پہنچ
جائوں گا۔

سٹارہ: آپ چائے تو پی جائیں اصغر صاحب۔
فوٹوگرافر: بس جی شکریہ، مجھے سٹوڈیو ذرا جلدی پہنچنا ہے۔ اچھا جی، سلام علیکم!
سٹارہ: و علیکم السلام۔

(فوٹوگرافر جاتا ہے۔ نمائندہ کافی پسل لے کر انٹرویو شروع کرتا ہے۔)
نمائندہ: سٹارہ جی! آپ کا کیا خیال ہے کہ اس وقت ہماری ثقافت کا جو ستم ہے، گیا اس
سے ہمارے معاشرے کو کوئی فائدہ پہنچ رہا ہے؟

سٹارہ: بڑا مشکل سوال ہے آپ کا! ثقافت سے..... اگر وہ سچی ہے..... تو ہمیشہ فائدہ
پہنچتا ہے۔

نمائندہ: سچی ثقافت سے آپ کی کیا مراد ہے سٹارہ جی؟

ستارہ: مشکل یہ ہے جی کہ ثقافت ہر جگہ ہر ملک میں دو قسم کی ہوتی ہے..... ایک وہ کچھ ہوتا ہے جو خود آگتا ہے۔ ماحول ساز گار ہو تو زیادہ پروان چڑھتا ہے، ناساز گار ہو تو تو ایسے بڑھتا ہے جیسے گینڈ ٹھی پر گھاس اگتی ہے..... ایک دوسرا نماہشی کلپر ہو جاتا ہے جسے ہم Mass media سے پروان چڑھاتے ہیں۔ یہ شہری لوگوں کی تفریح کیلئے ہوتا ہے۔ ایسے کلپر سے نفع بھی ہوتا ہے اور نقصان بھی ہوتا ہے، جیسے لپ سٹک سے نفع بھی ہوتا ہے اور نقصان بھی۔

نماہندة: یعنی فطری کلپر اور نماہشی کلپر دو چیزیں ہیں آپ کے نزدیک؟

ستارہ: اصلی اور Genuine آرٹسٹ کبھی کسی درسگاہ میں تعلیم پا کر آرٹسٹ نہیں بناتا بلکہ وہ بچپن سے مصور، گلوکار، ادیب ہوتا ہے..... صرف جن ملکوں میں ماحول ساز گار رہے ہیں، وہاں زیادہ آرٹسٹ پیدا ہوتے رہے ہیں، جیسے کسی کسی درخت میں زیادہ پھل لگتا ہے۔

ستارہ جی: آپ کا کیا خیال ہے کہ ہمارے ہاں اب ماحول ساز گار نہیں ہوتا جا رہا؟

ستارہ: آج کل ثقافت شہر کے پریشر گروپ کے مندہ کی جیونگ گم بنی ہوئی ہے، لیکن مشکل یہ ہے کہ جس قدر زیادہ آپ جیونگ گم کو پوپولیٹے ہیں، اس کی مٹھاس کم ہوتی جاتی ہے۔ جو اصلی لوگ میں اپنے پروفیشن کی بات کر رہی ہوں، مصوری اور ادب کی بات نہیں کر رہی شو مین برسن والے جو مٹھاس ثقافت میں ڈالتے ہیں، ان کے متعلق کبھی شبہ بھی نہیں ہوتا کہ ان کا ثقافت سے دور کا تعلق بھی ہے۔

نماہندة: میں آپ کی بات سمجھنا نہیں!

ستارہ: جیونگ گم کو میٹھا کرنے والے کبھی تو ہمیں گانے بجائے والے نظر آتے ہیں، کبھی ان کے مندہ رنگے دیکھ کر نوٹسکی والے یاد آتے ہیں، کبھی بھائند دکھائی دیتے ہیں دیکھنے مٹھاس بختنے والا آرٹسٹ اور ہوتا ہے اور Self respect خلعت پہنانے والا ایک اور امیر طبقہ ہوتا ہے۔ ابھی ہم فیوڈل عہد سے بہت زیادہ دور نہیں آسکے، اسی لئے ثقافت دو حصوں میں ابھی بھی بھی ہوئی ہے..... ایک

اصلی اور میٹھی شفاقت ہے اور دوسری نمائشی!

نمائندہ: اچھا ستارہ جی، اب میں آپ سے ایک پر شیل سوال پوچھنا چاہوں گا۔
ستارہ: زیادہ پر شیل نہ ہو!

نمائندہ: سارے ملک میں اس بات کا چرچا ہو رہا ہے کہ آپ نے فلمی گانے کو خیر باد کہہ دیا ہے تو کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ فلمی دنیا کا ماحول ساز گارنہ تھا؟
ستارہ: جی نہیں، میں ایسا نہیں سمجھتی۔ میرے لئے ماحول ہمیشہ ساز گار رہا۔
نمائندہ: کیا ہماری قوم نے آپ کی آرزوؤں کے مطابق آپ کی عزت نہیں کی..... کچھ اس کی Appreciation میں کمی رہ گئی ہے!

نمائندہ: میں ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہوں جس کو اس کے ہم وطنوں نے بہت زیادہ عزت اور توقیر بخشی..... بلکہ کبھی کبھی تو مجھے اپنے Fans کی عقیدت سے خوف آنے لگتا تھا۔ میں اس قابل نہیں کہ ان کی محبت کا شکریہ بھی ادا کر سکوں!
تو پھر کیا وجہ ہے، آپ نے اتنی چھوٹی عمر میں یہ فیصلہ کیوں کر لیا ہے؟ فلمی حلقوں میں اس بات کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ غالباً آپ کی آواز میں اچانک کچھ ایسی تبدیلی آگئی ہے جس کی وجہ سے شاید آپ بیک گراؤ نہ Singing نہیں کر سکیں گی۔

نمائندہ: نہیں آواز ٹھیک ہے۔ دیکھئے یہ بات آپ اخبار میں مت چھاپیں۔ آپ کے میرے پرانے تعلقات ہیں، دوستوں جیسے اس لئے میں آپ کو بتاتی ہوں کہ کہ دوشاخہ کبھی مضبوط نہیں ہوتا۔ آدمی کبھی دور استوں پر نہیں چل سکتا۔

نمائندہ: آپ کو کچھ وضاحت کرنا پڑے گی اپنے پو اسٹٹ آف دیو کی!

نمائندہ: جب کبھی کوئی انسان اپنے لئے کوئی Cause یا

نمائندہ: ایک اور سوال

نمائندہ: جی فرمائیے۔

نمائندہ: آپ کا کیا خیال ہے سکندر صاحب آپ کے بغیر شہرت کی اس چوٹی پر پہنچ پائیں گے جہاں وہ پہنچنا چاہتے ہیں۔

ستارہ: میرا خیال ہے کہ وہ میرے ساتھ بھی وہاں پہنچنے پائیں گے.....اس منزل پر
سب کو اکیلے ہی پہنچنا پڑتا ہے۔

کٹ

سین 16 ان ڈور دن

(سکندر سٹوڈیو میں۔ وہ مانیکروfon کے سامنے کھڑا ہے گیت شروع کر رہا ہے۔ ماتھ پر
پہنچنے آیا ہے گڑبڑا جاتا ہے میوزک ڈائریکٹر کٹ کہتا ہے مو سیقی کا Batch رکتا ہے۔ سکندر
کے چہرے پر کیمرہ آتا ہے اسی چہرے پر ٹیک آتے ہیں۔)

(تمت)

قسط نمبر 6

کردار

ستارہ:	دو حصوں میں منقسم
سکندر:	شہرت کا متواہ
افتخار:	نوجوان خوبصورت، لا ابالی
باپ:	ماہر فضلی۔ پریشان اندھا آدمی
آپا:	راشدہ۔ کھلی ڈلی زبان استعمال کرنے والی۔ بے زار خاتون
عاشری:	خوبصورت ایکٹر س۔ طرحدار
ماہر لطیف:	طلبہ نواز
سینٹھ:	مار واڑی سینٹھ
نائکہ:	
منظور:	

سین 1 ان ڈور دن

(یہ سین ایسے فلما جائے جیسے سکندر اور عاشی کسی شوڈیو میں بیٹھے *rusles* رکھ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ دو تین اجنبی سے فلمی انداز کے لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ جس وقت کیرہ، کھلتا ہے، سکرین ایک ٹرین تیز رفتاری سے گزرتی ہے۔ پھر یکدم خالص پنجابی فلموں کا میوزک شروع ہوتا ہے اور سکریٹ پر پنجابی فلم کی ہیر و گن جیسا لباس پہنے والوں کے بغیر میں عاشی ناج رہی ہے۔ بیک گراڈی میں آواز ستارہ کی ہے۔)

ستارہ: گذیاں دا میل کرا، ربا گذیاں چلان آلیا.....

(اس گانے کا ایک انترہ ہوتا ہے، پھر دکھاتے ہیں کہ سکندر اور عاشی بیٹھے فلم کارش پر نہ دیکھ رہے ہیں۔ عاشی سکندر کی طرف *away* دیکھ کر مسکراتی ہے۔ سکندر اسے سکریٹ آفر کرتا ہے۔ وہ نفی میں سر ہلاتی ہے۔ پھر سکرین پر آتے ہیں۔ دوسرا انترہ جاری ہے۔ اب عاشی رہت چلا رہی ہے، پھر یہیں اچھل پھاند کر گاتی ہے۔)

گذیاں دا میل کرا با گذیاں چلان آلیا.....

کٹ

سین 2 ان ڈور رات

(ستارہ پلٹ پر لئی ہوئی عاشی کو فون کر رہی ہے۔)

ستارہ: نہیں، خدا قسم مجھے افسوس نہیں ہے۔ میں بڑی *Complete* زندگی بسر کر رہی ہوں۔ (وقف) (دوسری جانب عاشی) ہاں..... ہاں، تمہیں کیا پڑھ سوڈیونہ جانے میں کیا لذت ہے..... تمہیں کیا پڑھ کسی پر مکمل طور پر *Dependent* ہو کر کیا لطف ملتا ہے۔

(وقف) اپنی اپنی..... تمہیں تو بس اپنی *Self respect* کی پڑی رہتی ہے۔ کیا.....؟ ہاں کچھ پرانے گانے ابھی پچھرا نہ ہو رہے ہیں۔ نہیں بابا، میں نے کوئی نیا گناہ کارڈ نہیں

کر لیا۔ مجھے تو انہی ستری سے علیحدہ ہوئے ایک مدت ہو گئی۔ اچھا، اچھا..... اللہ کی بندی یہ چنان بہت پڑتا ہے۔ فلم اب ریلیز ہوئی ہے تو اب ہی باہر آتا تھا۔ اچھا تم جب جی چاہے، آنا اور دیکھ لینا میری زندگی میں کوئی ویکیوم نہیں ہے۔ میں اپنے کریئر کو miss نہیں کرتی۔ (اس وقت پھولوں کا بڑا سا گلڈست اخھائے افخار آتا ہے۔)

Vacume ہے نہیں تو ہو جائے گا انشاء اللہ..... بے وقوف، چراغ، پھوہڑ عورت! یوں گھر میلو عورت کا ڈھونگ رچانے سے تو سمجھتی ہے تیرے اندر کا آرٹ مر جائے گا اور تو سکھ سے زندہ رہنے لگے گی۔

تم کو کدھر سے علم ہو گیا میرے مٹھکانے کا! لاکھ مکان بدلو، تم پیچھے پیچھے۔

مجھے تمہاری ہر move کا پتہ چلتا رہتا ہے کیونکہ میں تمہارافین ہوں..... تمہاری آواز کا عاشق ہوں اور اپنا اور تمہارا فرق جانتا ہوں۔

کیا فرق ہے تم میں اور مجھ میں؟

جو اصلی اور نقلی پھول میں ہوتا ہے..... جو Inorganic اور organic میں ہوتا ہے..... جو اصلی اور نقلی آرٹسٹ میں ہوتا ہے..... آور دا اور آمد کے تغیریں میں۔ جوز میں و آسان کا فرق ہوتا ہے۔ گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟

بہت..... بہت کچھ! میں ابھی لائی۔

میں سمجھاتھا کہ ابھی نوگر فوار ہو، زیادہ کچھ نہیں سیکھا ہو گا.....

(جاتے ہوئے) پتہ نہیں تمہیں مجھ سے اتنی غلط فہمیاں کیوں ہیں!

(ستارہ جاتی ہے۔ افخار ٹیلی ویژن لگتا ہے۔ اس میں افخار مغلیہ لباس پہننے جہاں گیر بادشاہ کی طرح قلعے میں چلتا آ رہا ہے۔ اسے قلعے کے مختلف مقامات پر دکھایا جاتا ہے..... حوض کے کنارے، کبوتروں کے پاس، شیش محل میں، ایک شہر نشین کے سامنے سوچ میں بتلا۔ افخار ان شاہیں میں مبالغہ آمیز Expressions استعمال کرتا ہے، جیسے بہت متذبذب ہو۔ یہ گراڈنڈ میں مصری دھن استعمال کی جائے۔)

کافا: (صرف ایک انتہا)

النصاف کی زنجیر تیرے ہاتھ میں آئی
قدری کی اک گھات بھی پر ساتھ میں آئی

(افخار قالیں پر چوکڑی مار کر انہاک سے ٹیلی ویژن دیکھ رہا ہے۔ خود ہی "سمان اللہ" اور "شہابش" کہتا ہے۔ اسی وقت ستارہ آتی ہے۔ وہ پہلے ٹیلی ویژن کو پھر افخار کو دیکھ کر کھڑی ہوتی ہے اور ہنسنے لگتی ہے۔ یکدم ٹیلی ویژن پر اناڈنسر آتی ہے۔)

اناڈنسر: ابھی آپ پروگراموں کی جھلکیاں دیکھ رہے تھے۔ اب آپ خبروں کا انقلاب فرمائیے۔

(ستارہ ہنستی ہوئی ٹیلی ویژن بند کرتی ہے۔)

افخار: ٹیلی ویژن کیوں بند کر دیا؟

ستارہ: خبریں سنو گے؟

افخار: کیا پتہ خبروں کے بعد وہ دوبارہ یہ گیت لگائیں.....

ستارہ: چھوڑو.....!

افخار: ہاں دوسرے کی باری چھوڑو۔

ستارہ: یہ تم کب مغلیہ شہزادے بننا چھوڑو گے؟

افخار: دراصل مجھے تاریخی فلموں کا شوق بڑا ہے۔ لباس سے سارا کرو فریبا ہو جاتا ہے،

ایکنگ نہیں کرنی پڑتی۔ کوئی سیوم کا بڑا سہارا ہوتا ہے..... اوھر لاوڑا! بڑا بیش

مہماں کے سامنے رکھتے ہیں اور جو چیزوں کم کھائے مثلاً پست مکا جو، سو ہن طوہ،

اسے force کر کے کھلاتے ہیں۔ سنابار بار "پلینز پلینز" کر کے پوچھتے ہیں۔

ستارہ: یہ گاجر کا طوہ میں نے خود بنایا ہے۔

افخار: پھر پرے کرو اسے۔

ستارہ: کیوں؟

افخار: تمہارا کیا کام گاجر کے طوے سے۔

ستارہ: بڑی تعریف کر رہے تھے!

افخار: کیوں؟

ستارہ: (قدرے شرماکر) سکندر.....

افخار: (یکدم پلیٹ ہاتھ سے رکھ کر) سنو ستارہ! میں تمہیں آخری بار بہت genuine

فلم کی ایڈوائس دینے آیا ہوں۔ کچھ furnaces میں ٹنون کے حاب سے
ایندھن پڑتا ہے، ایک دو من لکڑی کے جلنے سے کچھ نہیں بنتا ان کا۔
(ایک ڈونگا بڑھاتی ہے) لا!

سازہ:
انفار:

ذال خود..... سنوار غور سے سنوا مجھے تم سے عشق ہے..... مرد اور عورت والا
نہیں، سپہ سالار اور سپاہی والا۔ مجھے معلوم ہے اگر تمہارا مورال کسی وقت ڈاؤن
ہو گیا تو پھر تم لڑ نہیں سکو گی۔ (ستارہ کا ہاتھ پکڑ کر) کوڑھی لڑکی، حوصلے سے
ڈال!

سازہ:
انفار:

تم مجھے اپنے راستے پر کیوں جانے نہیں دیتے؟
کچھ بھیوں میں گیس جلتی ہے، کچھ میں تیل، کچھ لک سے گرم ہوتی ہیں۔ مردار!
ایک مرد کی تعریف کب تک تجھے زندہ رکھ سکے گی؟
(عزم کے ساتھ) تمہیں کیا پتہ کوئی کوئی مرد کیسے زندگی کا تعویذ بن جاتا ہے! اس
کی ہر نظر زندہ کرتی ہے۔

انفار:
سازہ:
انفار:

اور اگر..... وہ تم پر نظر ڈالنا بھول گیا تو؟..... پیر صاحب توجہ دینا بھول گئے تو؟
تم چاہتے ہو میں سکندر کو بھی چھوڑ دوں؟
نہیں..... یہ دہی بھلے ادھر کرا!

سازہ:
انفار:

(وہی پھلے پکڑاتی ہے) پھر.....؟
بس ویسے پکڑا ہو کہ اسے شبہ رہے کہ تم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ ایک چیلنج کی
کیفیت..... وہ متذبذب رہے، اس کا ذہن کبھی مطمئن نہ ہو۔ وہ جہاں کہیں رہے،
تم اس کی سوچ پر حاوی رہو..... تمہارا اللہا کام ہے۔ دراصل تمہارا اگلا اچھا ہے، آئی
کیوں خراب ہے۔

سازہ:
انفار:

(فون کی تھنٹی بھتی ہے اور بھتی رہتی ہے)۔
لیکن کیسے؟ یہ بات کوئی اختیاری ہے؟
ہے، سولہ آنے ہے! تم دوبارہ گانا شروع کر دو، Shaky، ہو جائے گا دو دن میں۔ یہ جو وہ
پاپ سلاگا کر دو دو نکلے کی باتیں کرتا ہے، سب بھول جائیں گی اسے..... فون سن بیبا!

(ستارہ فون کے پاس جاتی ہے اور فون اختلتی ہے۔)

ستارہ: جی..... (کوئی fake نمبر بولتی ہے) بول رہی ہوں ہائے سکندر.....
 (اب ٹی وی سکرین دو حصوں میں بٹ جاتی ہے۔ آدمی سکرین پر سکندر اور دوسرا حصہ
 پر ستارہ نظر آتی ہے۔)

اتقی دیر کیوں لگادی تم نے؟ انتحار تھا را انتظار کر رہے ہیں۔
 میں گھر نہیں آسکوں گا۔

سکندر: میں گھر نہیں آسکوں گا۔

ستارہ: کیوں؟

سکندر: میں کراچی جا رہا ہوں، سیٹھ عنایت کے ساتھ۔
 کیوں، کراچی کیوں؟

ستارہ: وہ چار گانے وہاں سمندر کی لہروں کے ساتھ Open میں گناہنا چاہتے ہیں۔
 لو سمندر کی ہوا میں تو ما سیکر و فون بلاست کر دیں گی۔ ان سے کہو اتنا کھیزانہ کریں۔
 (کھج کر) میں اب ان کو تو dictate نہیں کر سکتا تاں۔ He is the paymaster.

ستارہ: کب آؤ گے سکندر؟

سکندر: اب ویکھو..... ہفتہ لگ جائے شاید!

ستارہ: ہفتہ؟

سکندر: شاید کم لگے..... میں سلطان کو بھیج رہا ہوں۔ تم میرا سوٹ کیس پیک کر کے اس
 کے ہاتھ بھیج دو۔

ستارہ: جانے سے پہلے گھر نہیں آؤ گے؟

سکندر: سارا یونٹ تیار بیٹھا ہے۔ بیٹھیں سے ایس پورٹ جا رہے ہیں سب۔ اچھا خدا ہاں

(بدلی سے) Take care of your self

ستارہ: (فون رکھ کر آہستہ: خدا حافظ!

(انتحار قلبی دھن گاتے ہوئے:)

انصاف کی زنجیر تیرے ہاتھ میں آئی
 تقدیر کی اک گھات بھی پر ساتھ میں آئی

(ستارہ گم سپاں آکر پیش تھی ہے۔)

تم اس چند کو کیوں بتا رہی تھیں کہ میں اس کا انتظار کر رہا ہوں؟ میں کب سے تھیں بتا رہا ہوں کہ میں تمہارے شوہر کا دوست نہیں ہوں۔

چپ کرو خدا کے لئے..... کھاؤ پیو اور جاؤ!

سنواتارہ! دنیا کے ہر انسان کا اٹا شاخ ختم ہو جاتا ہے لیکن آرٹ کا گلیمر اس کے آرٹ سے نکل کر خود اس کی ذات کا بیک بیلنس بن جاتا ہے۔ جب تک کوئی آرٹ سیال رہتا ہے، پروڈیوں کرتا رہتا ہے تو اس کے فین پیدا ہوتے رہتے ہیں..... ایک سکندر کیا سو سکندر پیدا ہو سکتے ہیں۔ آرٹ کی سالمیت اس کے آرٹ میں ہے، احمد لوگوں میں نہیں ہے۔

(دکھ سے) اب جانے دوان باتوں کو افخار..... ہم لوگ آدم خور پودے ہیں۔ اچھا ہی ہے، لوگ ہم سے بچ رہیں۔ لوکھاؤ..... اور پلیز خاموش رہو.....

(افخار بیٹھا رہتا ہے۔ ستارہ کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہوتی ہے۔ اس پر کارکی آواز سپر اپوز ہوتی ہے۔ کیسرہ افخار پر آتا ہے، وہ جیسے اپنے آپ سے کہتا ہے):
واہ رب جی، صاحب جی! یہ بے چاری تو عورت پن کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی، اوپر سے اس کو آرٹ بھی بنایا۔ اس کے کندھے تو دیکھ لئے ہوتے سر جی!
(اوپر دیکھتا ہے۔)

کٹ

میں 3 آوٹ ڈور دن

(کراچی ایئر پورٹ۔ ہوائی جہاز سے عاشی اور سکندر اترتے ہیں۔ جب وہ باہر نکلتے ہیں، ایک فونگر افران کی تصویر لیتا ہے۔)

کٹ

سین 4 آوٹ ڈور دن

(ایک sail boat میں سکندر اور عاشی جا رہے ہیں۔ دونوں نے محچیاں پکڑنے کے لئے
نبیاں لٹکار کی ہیں۔ پاس ہی ریڈ یو پڑا ہے جس میں ستارہ کی آواز میں غزل جا رہی ہے۔)
غزل (سلم کو لری)

ساتھ جب ہم سفر تھا کوئی
راستہ مختصر تھا کوئی
گفتگو میں اثر نہیں ہے
خاموشی میں اثر تھا کوئی
دور جا کر بھی پاس رہنا
مہربان کس قدر تھا کوئی

کٹ

سین 5 آوٹ ڈور دن

(لہریں اور ساحل..... یہاں عاشی اور سکندر زندگی انجوابے کر رہے ہیں۔ عاشی اونٹ پر
سوار ہے، سکندر مہار پکڑے ساحل پر جا رہا ہے۔) پچھلی غزل جاری رہتی ہے۔

کٹ

سین 6 آوٹ ڈور دن

(کافشن پر جو play land ہے، اس میں عاشی اور سکندر کا رس چلا رہے ہیں اور پچوں کی
طرح خوش ہیں۔)

کٹ

سین 7 آوٹ ڈور دن

(شیخوپورہ شیشن پر ایک یکہ آکر رکتا ہے۔ اس میں سے ستارہ کا باپ تین دوسری سو اریوں کے ساتھ اترتا ہے۔ پھر وہ مخصوص اندر ہوں کی طرح شیشن پر پہنچتا ہے۔ جب سے پہلے کر ایک نکٹ خریدتا ہے اور شیشن میں داخل ہوتا ہے۔ اب وہ پلیٹ فارم پر ایک ایسی گھہ کھڑا ہوتا ہے، جس کے بیک گراونڈ میں شیخوپورہ کا پورا شیشن ہے۔ اس وقت ایک گاڑی آتی ہے۔ ستارہ کا باپ پر امید طریقے سے ٹرین کی جانب دیکھتا ہے۔ ٹرین رکتی ہے۔ وہ اتنی اندر ونی حص سے جیسے کسی کا منتظر ہے۔ سواریاں چڑھتی اترتی ہیں۔ ایک آدمی کے ہاتھ میں ٹرانسٹر ہے جس پر یہ گانا چل رہا ہے: گلڈیا میل کر اربا گلڈیاں چلان آلیا..... باپ کھڑا رہتا ہے۔ ٹرین چلی جاتی ہے۔)

ڈزالو

(باپ چپ چاپ کھڑا ہے۔ پلیٹ فارم خاموش ہے۔ ایک اور ٹرین گزرتی ہے۔)
 (باپ کے چہرے پر کئی ٹرینیں آتی جاتی ہیں، یعنی پر اپوز کی جاتی ہیں۔ اس کی آنکھوں میں گھبرا انتظار ہے۔ ان تمام مناظر پر یہ گیت جاری رہتا ہے: گلڈیا دا میل کر اربا..... گلڈیاں چلان آلیا.....

کٹ

سین 8 آوٹ ڈور شام کا وقت

(چمنیہ کا وقت ہے۔ ایک یکہ اوپنے نیچے نیچے میں جا رہا ہے۔ ارد گرد ہرے بھرے گھیت، خوبصورت کلکر کے درخت ہیں۔ ایک جگہ جو منظر کے اعتبار سے بہت دیرہاتی ہو،

وہاں تاگنگ رکتا ہے۔ باپ اتر کر کندھ سے کپڑا اتارتا ہے گھاس پر بچھاتا ہے اور نیاز کی نیت کرتا ہے۔)

کٹ

سین 9 ان ڈور گھری شام

(دیہات کا آنکن۔ آپالائیں اٹھائے آتی ہے اور اسے میز پر رکھتی ہے۔ آپانے اس وقت لاجا قیص پہن رکھی ہے اور پوری چودھرا میں لگ رہی ہے۔)

آپا: منظور..... وے کا کام منظور!

(اندر سے ایک مزارعہ آتا ہے جو احمد ساہ ہے لیکن اور ایکنگ نہیں کرتا۔)

آپا: پھر پتہ لگا کچھ اباجی؟

منظور: دور پار کوئی پتہ نہیں جی..... کھالے ٹوئے، میں اتنے ہیں کہ چھ فٹے جوانوں کا پڑا نہیں چلتا، اباجی تو بے چارے انھے بھی ہیں، خیر سے۔

آپا: سردار اکھتا ہے کہ جب وہ شیش پر گیا ہے تو اس نے اباجی کی شکل کا ایک آدمی دیکھا تھا وہاں۔

منظور: دیکھا ہو گابی بی جی..... اس شکل کے عام آدمی ہوتے ہیں، سب جگہ ملتے ہیں۔

آپا: اچھا..... عاصم کہاں ہے؟

منظور: لوہاروں کی حویلی میں بیٹھا تاش کھیل رہا ہے۔ دوانی پی..... چوانی کوٹ..... اٹھاں سٹھی۔

آپا: تو نے اسے بتایا نہیں کہ آباجی بلا رہی ہیں؟

منظور: (ہستا ہے) وہاں مرن مارن کی بازی لگی ہوئی ہے..... وہاں آباجی کو کون پوچھتا ہے!

(آپا دکھ کے ساتھ چارپائی پر بیٹھتی ہے۔)

آپا: میں بھی کس پر پیٹھانی میں پھنس گئی ہوں ان سب کو ساتھ لا کر!